صحافیوں کے ساتھ امریکی صدر کا رویہ

۲۰۰۵ء میں چین کے دورے کے موقع پر اس وقت دلچسپ صورت حال پیدا ہوگئی جب امریکی صدر نے ایک صحافی کے سوال کو نظر انداز کر کے کانفرنس روم سے باہر نکلنا چاہا وہ سوال سے بچنے کے لیے اچانک اٹھے اور تیزی سے باہر کے دروازے کی طرف لپکے جب کہ پریس کانفرنس کے خاتمے کا رسمی اعلان باقی تھا لیکن دروازہ مقفل ہونے کی وجہ سے انھیں اسٹیج پر واپس آنا پڑا یہ صورتحال صدر بش کے لیے نہایت خفت آمیز تھی لیکن فرار کی اس کوشش کے دوران تمام امریکی صحافی ششدر رتھے کہ صدر بش ایک معمولی بے ضرر اور ملتجیانہ سوال پر کیوں گھبرا گئے جبکہ سوال پوچھنے والا بھی کوئی غیر ملکی نہیں۔صف نسبتہ، دست بستہ،لب بستہ ایک امریکی صحافی تھا ہال میں موجود تمام صحافی بھی حکومت امریکہ کے پسندیدہ صحافی تھے خطرے کی کوئی بات نہ تھی اور اس صحافی کا انتخاب بھی امریکی حکومت نے تمام چھان پھٹک کے بعد کیا تھا سوال ملاحظہ فرمایئے:

"Respectfully, sir, — you know we're always respectful — in your statement this morning with President Hu, you seemed a little off your game, you seemed to hurry through your statement. There was a lack of enthusiasm. Was something bothering you?" he asked.

"Have you ever heard of jet lag?" Bush responded. "Well, good. That answers your question".

سربہ سجدہ اور دست بستہ رپورٹر اس جواب سے مطمئن نہ ہوا تو اس نے نہایت عاجزانہ اور مستعدانہ طریقے سے ایک اور سوال پوچھا سوال پر بش کا ردِعمل رائٹر کے لفظوں میں ملاحظہ فرمایئے:

"When the reporter asked for a very quick ffollow-up", Bush cut him off by thanking the press corps and telling the reporter, "No you may not", as he storde toward a set of double doors leading out of the room.

The only problem was that they were locked."

سوچنے کی بات یہ ہے کہ بش اس قدر کمزور فرد کیوں ہیں؟ اتنے کم زور کہ وہ وائٹ ہاؤس کے وفادار صحافی کے ایک معمولی سوال کا سامنا کرنے پر تیار نہ ہوئے آخر کیوں؟ کمزوری کا مرکز کہاں ہے؟ کیا طاقت کا حد سے زیادہ استعمال آدمی کی کمزور ترین حیثیت کا اظہار تو نہیں ہے؟[رائٹرز۔۲۱ نومبر ۲۰۰۵ء]

ساحل فروری ۲۰۰۶ء